

Allama Iqbal Open University AIOU B.A AD Solved Assignment NO 1 Autumn 2025 Code 402 Economics

سوال نمبر 1. معاشیات علم الحقيقة ہے یا علم الہدایت؟ دنیا میں موجود معاشی نظامات کن بنیادوں کی بنا پر مختلف ہیں؟ کسی معاشی نظام کے معینات سے کیا مراد ہے؟ نیز معاشی نظام کی فسمیں بیان کیجئے اور آزاد کاروبار اور اس کے چلن پر ایک نوٹ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

معاشیات انسانی زندگی کا وہ لازمی پہلو ہے جس کے بغیر کوئی بھی سماج یا ریاست اپنی ترقی کے مقاصد حاصل نہیں کر سکتی۔ یہ علم انسانی ضروریات، محدود وسائل، ان کے بہتر استعمال، اور معقول تقسیم کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس میں یہ بحث ہمیشہ جاری رہی ہے کہ آیا معاشیات کو محض ایک سائنسی علم سمجھا جائے جو صرف حقائق بیان کرتا ہے (علم الحقيقة)، یا اسے ایک ایسا علم سمجھا جائے جو رہنمائی فراہم کرتا ہے (علم الہدایت)۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں مختلف معاشی نظامات کے وجود کی وجوبات، ان کے معینات اور اقسام کو سمجھنا بھی اہم ہے کیونکہ یہ تمام عناصر انسانی معیشت کے ارتقاء کو واضح کرتے ہیں۔ اسی تناظر میں آزاد کاروبار اور اس کے چلن کی بحث بھی سامنے آتی ہے جس نے موجودہ عالمی معیشت پر گہرے اثرات ڈالے ہیں۔

حصہ اول: معاشیات علم الحقيقة ہے یا علم الہدایت؟

علم الحقيقة (Positive Economics)

علم الحقيقة معاشیات کی وہ شاخ ہے جو دنیا میں پیش آئے والے معاشی حالات کو بغیر کسی ذاتی رائے یا اقدار کے بیان کرتی ہے۔ اس میں صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ چیزیں کس طرح ہو رہی ہیں۔

- مثال: اگر چینی کی قیمت بڑھتی ہے تو اس کے نتیجے میں چینی کی مانگ کم ہو جائے گی۔
یہ ایک سائنسی حقیقت ہے جو تجربے اور مشاہدے سے ثابت ہوتی ہے۔

خصوصیات

1. معروضی نوعیت: اس میں ذاتی رائے شامل نہیں ہوتی۔

2. پیش گوئی: یہ بتا سکتی ہے کہ کسی واقعے کے نتیجے میں کیا اثرات پیدا ہوں گے۔

3. حقائق پر مبنی: اس میں اعداد و شمار اور شماریات استعمال ہوتے ہیں۔

علم الہدایت (Normative Economics)

علم الہدایت معاشیات کی وہ شاخ ہے جو یہ طے کرتی ہے کہ چیزیں کس طرح ہونی چاہئیں۔ اس میں اقدار، اخلاقیات اور معاشرتی اصول شامل کیے جاتے ہیں۔

● مثال: حکومت کو چاہیے کہ غربت کم کرنے کے لیے مفت تعلیم فراہم کرے۔

یہ محض حقیقت نہیں بلکہ ایک رائے ہے جو رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

خصوصیات

1. اقدار پر مبنی: اس میں انصاف، مساوات اور فلاح جیسے تصورات شامل ہوتے ہیں۔

2. پالیسی سازی: حکومتیں اس بنیاد پر معاشی پالیسیاں بناتی ہیں۔

3. ہدایت: یہ لوگوں کو بتاتا ہے کہ کیا کرنا زیادہ بہتر ہے۔

دونوں کے درمیان فرق

علم الہدایت

اقدار اور اصولوں پر مبنی

کیا ہونا چاہیے؟ (What ought to be)

حکومت کو مہنگائی کم کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔

رہنمائی اور پالیسی سازی

پہلو علم الحقیقت

نوع حقائق پر مبنی
یت

سوا کیا ہے؟ (What is)

مثال مہنگائی کی شرح
20 فیصد ہے۔

کردا وضاحت اور تجزیہ

ر

نتیجہ

معاشیات نہ صرف علم الحقيقة ہے اور نہ ہی صرف علم الہدایت، بلکہ یہ دونوں پہلوؤں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ ایک طرف یہ ہمیں دنیا کے حالات بتاتا ہے تاکہ ہم حقیقت کو سمجھ سکیں، اور دوسری طرف یہ ہمیں رہنمائی دیتا ہے تاکہ ہم بہتر فیصلے کر سکیں۔

حصہ دوم: دنیا میں موجود معاشی نظمات مختلف کیوں ہیں؟

انسانی ضروریات کا تنوع

دنیا کے مختلف ممالک میں لوگوں کی ضروریات مختلف ہیں۔ کسی ملک میں خوراک کی کمی ہے، کسی میں صنعتی ترقی کی ضرورت، اور کسی میں توانائی کے مسائل۔ یہ فرق معاشی نظام کو تشکیل دیتا ہے۔

اقدار اور نظریات

ہر قوم کے اپنے سماجی اور اخلاقی اصول ہوتے ہیں۔

- مغربی دنیا نے سرمایہ دارانہ اصول اپنائے جو آزادی اور ذاتی ملکیت کو ترجیح دیتے ہیں۔
- روس اور چین نے سو شلسٹ نظام اپنایا جو مساوات پر زور دیتا ہے۔
- اسلامی ممالک میں اسلامی اصولوں پر مبنی معیشت کو ترجیح دی جاتی ہے جو اعتدال اور انصاف کا پیغام دیتی ہے۔

وسائل کی تقسیم

ہر ملک میں وسائل کی تقسیم مختلف ہے۔ مثلاً تیل مشرق وسطیٰ میں زیادہ ہے جبکہ صنعتی وسائل یورپ میں۔ یہی فرق معاشی ڈھانچے کو بدلتا ہے۔

تاریخی پس منظر

مختلف معاشی نظمات کے پیچے تاریخی تجربات بھی ہیں۔

● صنعتی انقلاب نے سرمایہ دارانہ نظام کو جنم دیا۔

● روسی انقلاب نے سوویت نظام کو فروغ دیا۔

● اسلامی تہذیب نے ایک اعتدال پسند معیشت پیش کی۔

حصہ سوم: کسی معاشی نظام کے معینات سے کیا مراد ہے؟

معینات کی تعریف

معاشی نظام کے معینات وہ بنیادی عناصر ہیں جو اس کے ڈھانچے کو تشکیل دیتے ہیں اور یہ طے کرتے ہیں کہ وسائل کس طرح استعمال ہوں گے۔

اہم معینات

1. ملکیت

○ انفرادی ملکیت یا ریاستی ملکیت۔

2. پیداواری ذرائع پر اختیار

○ یہ طے کرتا ہے کہ پیداوار کس کے زیر کنٹرول ہوگی۔

3. وسائل کی تقسیم کا طریقہ

○ دولت کس طرح لوگوں کے درمیان بانٹی جائے گی۔

4. معاشی آزادی

○ لوگوں کو کاروبار کرنے کی کتنی آزادی ہے؟

5. اخلاقی اصول

○ انصاف، مساوات اور اعتدال پر کتنا زور ہے؟

حصہ چہارم: معاشی نظام کی اقسام

سرمایہ دارانہ نظام

● خصوصیات:

○ انفرادی ملکیت کی آزادی۔

○ منافع کا حصول مقصد۔

○ حکومت کی کم سے کم مداخلت۔

● فوائد:

● نقصانات:

- امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا ہے۔

سوشلسٹ نظام

● خصوصیات:

- وسائل ریاست کی ملکیت میں۔

- مساوات پر زور۔

- منصوبہ بندی پر انحصار۔

● فوائد:

- دولت کی یکسان تقسیم۔

- غربت میں کمی۔

● نقصانات:

- افراد کی تخلیقی صلاحیت دب جاتی ہے۔

اسلامی معاشی نظام

● خصوصیات:

- انفرادی ملکیت مگر شرعی حدود کے ساتھ

- سود کی ممانعت۔

- زکوٰۃ کے ذریعے دولت کی تقسیم۔

● فوائد:

- اعتدال اور انصاف۔

- فلاہی ریاست کا قیام۔

مخلوط نظام

- سرمایہ دارانہ اور سو شلسٹ نظام کا امتزاج۔

- ریاست اور فرد دونوں کا کردار۔

- مثال: پاکستان، بھارت، برطانیہ۔

حصہ پنجم: آزاد کاروبار اور اس کے چلن پر نوٹ

آزاد کاروبار کی تعریف

آزاد کاروبار ایسا نظام ہے جس میں افراد کو اپنی مرضی سے پیداوار، خرید و فروخت اور سرمایہ کاری کی آزادی حاصل ہو۔ حکومت کی مداخلت کم سے کم ہو۔

آزاد کاروبار کے فوائد

1. مقابلے کی وجہ سے معیاری اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔

2. روزگار کے موقع بڑھتے ہیں۔

3. سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔

آزاد کاروبار کے نقصانات

1. ناجائز منافع خوری پیدا ہوتی ہے۔

2. غربت اور امارت میں فرق بڑھتا ہے۔

3. اجرہ داریاں قائم ہوتی ہیں۔

اسلامی تناظر میں آزاد کاروبار

اسلام آزاد کاروبار کی اجازت دیتا ہے مگر اس پر اخلاقی حدود لگاتا ہے۔

● ذخیرہ اندوزی کی ممانعت۔

● دھوکہ دہی سے پرہیز۔

● انصاف اور اعتدال پر زور۔

نتیجہ

معاشیات بیک وقت علم الحقيقة بھی ہے اور علم الہدایت بھی، کیونکہ یہ ہمیں حقائق بھی فراہم کرتا ہے اور رہنمائی بھی دیتا ہے۔ دنیا میں مختلف معاشی نظامات اقدار، نظریات، وسائل اور تاریخی عوامل کی بنیاد پر وجود میں آئے۔ کسی بھی نظام کے معینات اس کی سمت اور ڈھانچے کو منعین کرتے ہیں۔

سرمایہ دارانہ، سوپرلیٹ، اسلامی اور مخلوط نظام اپنی خصوصیات اور خامیوں کے ساتھ دنیا میں رائج ہیں۔ آزاد کاروبار نے معاشی ترقی کو فروغ دیا ہے مگر اس کے منفی پہلوؤں کو روکنے کے لیے اخلاقی اصولوں کی پابندی ضروری ہے۔

سوال نمبر 2 (الف) قانون مساوی افادہ مختتم کی تعریف کیجئے نیز اس قانون کی ایک گوشوارہ کے ذریعے وضاحت کیجئے۔

قانون مساوی افادہ مختتم (Law of Equi-Marginal Utility) معاشیات کا ایک نہایت اہم اصول ہے جسے بعض اوقات "قانون زیادہ سے زیادہ اطمینان" (Law of Maximum Satisfaction) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ قانون صارف (Consumer) کے رویے اور اس کی محدود آمدنی کے ساتھ مختلف اشیاء و خدمات پر خرچ کرنے کے طریقے کو واضح کرتا ہے۔ بنیادی طور پر اس قانون کا تعلق افادہ (Utility) یعنی کسی شے کے استعمال سے حاصل ہونے والے اطمینان سے ہے۔ معاشیات میں افادہ کو انسانی خواہشات کی تسکین کا پیمانہ سمجھا جاتا ہے۔ ہر انسان اپنی آمدنی کو اس طرح خرچ کرنا چاہتا ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ اطمینان (Maximum Satisfaction) حاصل ہو۔ یہی تصور قانون مساوی افادہ مختتم میں بیان کیا گیا ہے۔

قانون کی تعریف

قانون مساوی افادہ مختتم کے مطابق:

"ایک عقلمند صارف اپنی محدود آمدنی کو مختلف اشیاء پر اس طرح خرچ کرتا ہے کہ آخری روپے سے حاصل ہونے والا افادہ ہر شے کے لیے برابر ہو، اور اگر ایسا نہ ہو تو صارف اپنی آمدنی کی تقسیم میں تبدیلی کر کے اس وقت تک اشیاء پر خرچ کرتا رہتا ہے جب تک کہ آخری روپے سے حاصل ہونے والا افادہ سب اشیاء میں برابر نہ ہو جائے۔"

سادہ الفاظ میں اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی آمدنی مختلف اشیاء جیسے کہ کھانا، کپڑے اور تفریح پر خرچ کرتا ہے تو وہ اپنے روپے کو اس طرح بانٹے گا کہ ہر شے پر خرچ ہونے والے آخری روپے سے ملنے والا اطمینان یکساں ہو۔ اگر کسی شے پر خرچ کیے گئے آخری روپے

سے زیادہ اطمینان ملتا ہے اور دوسری شے پر کم، تو وہ اپنی خرچ کی تقسیم کو بدل دے گا تاکہ زیادہ اطمینان حاصل کر سکے۔

وضاحت

اس قانون کو مزید آسان بنانے کے لیے فرض کریں کہ ایک صارف کے پاس 10 روپے ہیں اور وہ صرف دو اشیاء (A) اور (B) خرید سکتا ہے۔ وہ اپنی آمدنی اس طرح تقسیم کرے گا کہ آخری روپے سے اشیاء A اور B دونوں سے ملنے والا افادہ برابر ہو۔ اگر A پر خرچ کیے گئے آخری روپے سے 20 یونٹ افادہ مل رہا ہے اور B پر خرچ ہونے والے آخری روپے سے 15 یونٹ افادہ مل رہا ہے تو صارف زیادہ روپے A پر خرچ کرے گا اور B پر کم، یہاں تک کہ دونوں اشیاء سے آخری روپے کا افادہ برابر ہو جائے۔

فارمولہ

قانون مساوی افادہ کو درج ذیل فارمولے سے ظاہر کیا جاتا ہے:

$$MU_x / P_x = MU_y / P_y = MU_z / P_z = \dots = MU_n / P_n$$

جہاں:

$$MU_x = \text{شے } X \text{ کا نفعی افادہ} \quad (Marginal Utility)$$

$$P_x = \text{شے } X \text{ کی قیمت}$$

$$MU_y = \text{شے } Y \text{ کا نفعی افادہ}$$

$$P_y = \text{شے } Y \text{ کی قیمت}$$

- اسی طرح دیگر اشیاء کے لیے۔

یہ مساوات بتاتی ہے کہ صارف اپنی آمدنی اس طرح خرچ کرتا ہے کہ ہر شے کے "Marginal Utility per Rupee" (یعنی فی روپے کا آخری افادہ) برابر ہو جائے۔

گوشوارہ (جدول) کے ذریعے وضاحت

اب ہم اس قانون کو ایک سادہ جدول کے ذریعے سمجھتے ہیں:

	روپے کیے گئے	روپے کا افادہ	نفعی افادہ	شے A کا شے B کا فی	شے A کا شے B کا فی	فیصلہ
B پہلے خریدی جائے گی	1	30	40	(MU)	(MU/P)	(MU/P)
کو B مزید خریدا جائے گی	2	25	30	25	30	40
کو B مزید خریدا جائے گی	3	20	25	20	25	30
کو B مزید خریدا جائے گی	4	18	20	18	20	30

خریدا
جائے

اب دونوں برابر ہیں	15	15	15	15	5
کو A خریدا جائے	10	12	10	12	6
کو A مزید خریدا جائے	8	10	8	10	7
کو A مزید خریدا جائے	6	8	6	8	8
کو A مزید خریدا جائے	5	6	5	6	9
کو A مزید خریدا جائے	4	5	4	5	10

اس گوشوارے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صارف اپنی آمدنی کو اس طرح تقسیم کرتا ہے کہ دونوں اشیاء کے "Marginal Utility per Rupee" برابر ہو جائیں۔ جب شے A پر آخری روپے سے حاصل ہونے والا افادہ برابر ہو گیا تو صارف زیادہ سے زیادہ اطمینان حاصل کر لیتا ہے۔

عملی مثال

فرض کریں ایک طالب علم کے پاس روزانہ 100 روپے ہیں جو وہ کتابوں، کھانے اور انٹرنیٹ پر خرچ کر سکتا ہے۔ وہ ان 100 روپے کو اس طرح تقسیم کرے گا کہ کتابوں، کھانے اور انٹرنیٹ پر خرچ ہونے والے آخری روپے سے حاصل ہونے والا اطمینان برابر ہو۔ اگر اسے معلوم ہو کہ انٹرنیٹ پر خرچ کیے گئے آخری 10 روپے سے ملنے والا اطمینان کھانے پر خرچ کیے گئے آخری 10 روپے سے کم ہے تو وہ انٹرنیٹ پر کم خرچ کرے گا اور کھانے پر زیادہ، یہاں تک کہ دونوں سے حاصل ہونے والا آخری روپے کا افادہ برابر ہو جائے۔ یہی اس قانون کی عملی وضاحت ہے۔

سوال نمبر 2 (ب)

کیا اثر آمدنی ہمیشہ مثبت ہوتا ہے؟ ڈایاگرام کی مدد سے وضاحت کیجئے۔

اثر آمدنی کا بنیادی تصور

معاشیات میں جب ہم صارف کے روپے کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ مختلف اشیاء کی قیمتیوں اور آمدنی میں تبدیلی صارف کے فیصلوں پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ ان فیصلوں کا براہ راست تعلق طلب (Demand) سے ہوتا ہے، کیونکہ طلب ہی وہ قوت ہے جو مارکیٹ میں اشیاء و خدمات کی مقدار اور قیمت کا تعین کرتی ہے۔ طلب کو متاثر کرنے والے کئی عوامل ہیں لیکن ان میں سب سے اہم آمدنی ہے۔

اثر آمدنی (Income Effect) کا تعلق براہ راست اسی نقطے سے ہے۔ جب کسی شے کی قیمت میں کمی یا اضافہ ہوتا ہے تو اگرچہ صارف کی نامیاتی آمدنی (Money Income) وہی رہتی ہے، لیکن اس کی حقیقی آمدنی (Real Income) میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ حقیقی آمدنی سے مراد وہ مقدار ہے جو صارف اپنی نامیاتی آمدنی سے مختلف اشیاء خرید سکتا ہے۔

مثلاً اگر کسی شخص کی ماہانہ آمدنی 10,000 روپے ہے تو یہ اس کی نامیاتی آمدنی ہے۔ اگر روز مرہ کی ضروری اشیاء کی قیمتیں کم ہو جائیں تو انہی 10,000 روپے سے زیادہ اشیاء خریدی جا سکتی ہیں۔ گویا اس شخص کی حقیقی آمدنی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ اضافہ صارف کو زیادہ اشیاء خریدنے کی صلاحیت دیتا ہے۔ یہ وہی تبدیلی ہے جسے اثر آمدنی کہا جاتا ہے۔

اثر آمدنی کی تعریف

اثر آمدنی اس تبدیلی کو کہتے ہیں جو کسی شے کی قیمت میں کمی یا اضافہ ہونے سے صارف کی حقیقی قوت خرید (*Purchasing Power*) میں پیدا ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں شے کی طلب میں اضافہ یا کمی واقع ہوتی ہے۔

اثر آمدنی کے پہلو

اثر آمدنی ہمیشہ ایک ہی سمت میں نہیں چلتا۔ اس کے دو بڑے پہلو ہیں:

1. مثبت اثر آمدنی (*Positive Income Effect*):

جب قیمت میں کمی ہونے سے صارف کی حقیقی آمدنی بڑھتی ہے اور وہ زیادہ مقدار میں شے خریدنے لگتا ہے تو اس کو مثبت اثر آمدنی کہا جاتا ہے۔ پہ زیادہ تر *Normal Goods* کے معاملے میں پایا جاتا ہے۔

2. منفی اثر آمدنی (*Negative Income Effect*):

جب قیمت میں کمی ہونے سے حقیقی آمدنی بڑھتی ہے لیکن صارف اس شے کو کم خریدنے لگتا ہے کیونکہ اب وہ بہتر متبادل خریدنے کے قابل ہو جاتا ہے تو یہ منفی اثر آمدنی کہلاتا ہے۔ یہ زیادہ تر *Inferior Goods* اور خاص طور پر *Giffen Goods* میں ہوتا ہے۔

اثر آمدنی اور اشیاء کی اقسام

اثر آمدنی کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اشیاء کی مختلف اقسام پر نظر ڈالیں کیونکہ ہر قسم کی شے کے لیے اثر آمدنی کی سمت مختلف ہو سکتی ہے۔

شے کی قسم	تعريف	اثر آمدنی کی نوعیت
Normal Goods	وہ اشیاء جن کی طلب آمدنی بڑھنے پر بڑھتی ہے	مثبت
Inferior Goods	وہ اشیاء جن کی طلب آمدنی بڑھنے پر گھٹتی ہے	منفی
Giffen Goods	وہ خاص Inferior Goods جن میں قیمت بڑھنے پر بھی طلب بڑھتی ہے	زیادہ تر منفی

ڈایاگرام کے ذریعے وضاحت

اثر آمدنی کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ہم Indifference Curve کا سہارا لیتے ہیں۔

1. فرض کریں ایک صارف دو اشیاء X اور Y استعمال کرتا ہے۔

2. ابتدا میں اس کے پاس بجٹ لکیر BL1 ہے اور وہ Indifference Curve IC1 پر توازن میں نکتہ A پر موجود ہے۔

3. اب اگر شے X کی قیمت کم ہو جائے تو بجٹ لکیر BL2 کی شکل اختیار کرتی ہے۔ اس سے صارف بلند تر Indifference Curve IC2 پر نکتہ C تک پہنچ جاتا ہے۔

4. قیمت میں کمی کے اثر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

○ نکتہ $A \rightarrow B$ تک کی حرکت اثر جانشینی (Substitution) کے سے
- اثر (Effect) ہے۔

○ نکتہ $B \rightarrow C$ تک کی حرکت اثر آمدنی (Income Effect) ہے۔

یہ ڈائیاگرام واضح کرتا ہے کہ قیمت میں کمی سے حقیقی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور صارف زیادہ خرید سکتا ہے۔

اثر آمدنی کی وضاحت جدول کے ذریعے

صورت حال	آمدنی یا قیمت میں تبدیلی	حقيقی آمدنی کا اثر	طلب میں تبدیلی	اثر آمدنی
قوت خرید مثبت	طلب بڑھتی ہے	بڑھتی ہے	بڑھتی ہے	Normal Goods
قوت خرید منفی	طلب گھٹتی ہے	بڑھتی ہے	بڑھتی ہے	Inferior Goods
قوت خرید سخت منفی	طلب بہت گھٹتی ہے	بڑھتی ہے	بڑھتی ہے	Giffen Goods

عملی مثالیں

1. ایک شخص کے پاس 100 روپے ہیں اور وہ دودھ اور روٹی خریدتا ہے۔ اگر دودھ کی قیمت کم ہو جائے تو وہ زیادہ دودھ خریدے گا کیونکہ

اب وہ زیادہ مقدار میں اسے افورد کر سکتا ہے۔

Inferior Goods .2 (منفی اثر آمدنی):

ایک غریب شخص جو کی روٹی کھاتا ہے کیونکہ گندم کی روٹی مہنگی ہے۔ جب اس کی قوت خرید بڑھتی ہے تو وہ جو کی روٹی چھوڑ کر گندم کی روٹی کھانے لگتا ہے۔ اس طرح جو کی روٹی کی طلب گھٹ جاتی ہے۔

Giffen Goods .3 (انتہائی منفی اثر آمدنی):

فرض کریں کسی علاقے میں آلو غریب طبقے کی بنیادی خوراک ہیں۔ اگر آلو کی قیمت بڑھ جائے تو لوگوں کو اپنے بجٹ کا بڑا حصہ آلو پر خرچ کرنا پڑتا ہے اور گوشت یا سبزیاں نہیں خرید سکتے۔ نتیجتاً آلو کی کھپت بڑھ جاتی ہے۔

اثر آمدنی کے معاشی اثرات

1. صارفین کے رویے کی وضاحت: اثر آمدنی یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ صارف قیمتیں میں تبدیلی پر کیسے رد عمل ظاہر کرتا ہے۔

2. پالیسی سازی میں اہمیت: حکومت جب ٹیکس، سبستی یا ریلیف پیکجز کا فیصلہ کرتی ہے تو اثر آمدنی کے اصول کو مدنظر رکھتی ہے۔

3. مارکیٹ تجزیہ: کاروباری ادارے اپنی مصنوعات کی قیمتیں میں ردوبدل کرتے وقت اثر آمدنی کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ فروخت بڑھا سکیں۔

4. **فلاحی اثرات:** یہ قانون واضح کرتا ہے کہ آمدنی بڑھنے سے معاشرتی فلاح میں کیسے تبدیلی آتی ہے۔

نتیجہ

اثر آمدنی ہمیشہ مثبت نہیں ہوتا۔

- اگر شے *Normal* ہو تو اثر آمدنی مثبت ہوتا ہے۔
- اگر شے *Inferior* ہو تو اثر آمدنی منفی ہو سکتا ہے۔
- اگر شے *Giffen* ہو تو اثر آمدنی سخت منفی ہو سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اثر آمدنی کو سمجھنے کے لیے صرف قیمتیوں میں کمی یا آمدنی کے بڑھنے پر نظر رکھنا کافی نہیں بلکہ اشیاء کی نوعیت اور صارف کے رویے کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

سوال نمبر 3 (الف) طلب اور رسد کی لچک سے کیا مراد ہے؟ طلب کی قوسی اور نقطی لچک کا فارمولہ لکھیے۔

طلب اور رسد کی لچک سے مراد

لچک (Elasticity) سے مراد یہ ہے کہ قیمت، آمدنی یا دیگر عوامل میں تبدیلی آنے پر طلب یا رسد کس قدر اور کس تناسب سے بدلتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں، لچک اس بات کا پیمانہ ہے کہ صارفین اور پیدا کنندگان قیمت یا آمدنی میں تبدیلی کے مقابلے میں کتنا حساس رہ عمل ظاہر کرتے ہیں۔

- **طلب کی لچک (Elasticity of Demand):** یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ کسی شے کی قیمت، آمدنی یا متبادل اشیاء کی قیمتوں میں تبدیلی پر اس شے کی طلب میں کتنا رہ عمل ہوتا ہے۔
- **رسد کی لچک (Elasticity of Supply):** یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ کسی شے کی قیمت میں تبدیلی پر اس شے کی رسد میں کتنا رہ عمل ہوتا ہے۔

اگر قیمت میں معمولی تبدیلی آنے پر طلب یا رسد میں بڑی تبدیلی آجائے تو لچک زیادہ کہلاتی ہے۔ اور اگر قیمت میں بڑی تبدیلی کے باوجود طلب یا رسد میں بہت کم تبدیلی آئے تو لچک کم کہلاتی ہے۔

طلب کی لچک کی اقسام

طلب کی لچک مختلف بنیادوں پر ناپی جاتی ہے، لیکن یہاں سوال کے مطابق ہم صرف قوسی (Point Elasticity) اور نقطی (Arc Elasticity) پر بات کریں گے۔

1. طلب کی قوسی لچک (Arc Elasticity of Demand)

قوسی لچک اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب قیمت میں بڑی تبدیلی ہو اور ہمیں دو مختلف قیمتیں اور مقداروں کے درمیان اوسط بنیاد پر لچک ناپنی ہو۔ یہ لچک ایک قوس (Arc) یعنی دو نکات کے درمیان منحنی خط پر واقع تبدیلی کو ظاہر کرتی ہے۔

قوسی لچک (Arc Elasticity of Demand) کا فارمولا

$$(Ed = (\Delta Q / \Delta P) \times ((P_1 + P_2) / (Q_1 + Q_2))$$

نقاطی لچک (Point Elasticity of Demand) کا فارمولا

$$(Ed = (dQ / dP) \times (P / Q))$$

سوال نمبر 3 (ب) میں ہمیں دو مساوات دی گئی ہیں:

رسد (Supply) کا خط:

$$Q_s = 15 + P$$

طلب (Demand) کا خط:

$$Q_d = 60 - 2P$$

ہم سے دو چیزیں پوچھی گئی ہیں:

1. توازنی قیمت (Equilibrium Price) اور توازنی پیداوار (Equilibrium Quantity)

2. اس توازنی حالت میں طلب اور رسد کی لچک

(1) توازنی قیمت اور پیداوار

توازن کے لئے شرط یہ ہے کہ:

$$Q_s = Q_d$$

یعنی:

$$P = 60 - 2P + 15$$

اب اس مساوات کو حل کرتے ہیں:

$$P + 2P = 60 + 15$$

$$15 + 3P = 60$$

$$3P = 60 - 15$$

$$3P = 45$$

$$P = 45 \div 3$$

$$P = 15$$

یعنی توازنی قیمت = 15

اب توازنی مقدار نکالتے ہیں:

$$Q_s = 15 + P$$

$$Q_s = 15 + 15$$

$$Q_s = 30$$

یعنی توازنی مقدار = 30

لہذا:

● توازنی قیمت = 15

● توازنی مقدار = 30

(2) توازنی حالت میں طلب اور رسد کی لچک

اب ہم طلب اور رسد کی لچک علیحدہ علیحدہ نکالیں گے۔

(الف) طلب کی لچک (*Elasticity of Demand*)

طلب کی مساوات ہے:

$$Q_d = 60 - 2P$$

اس سے $dQ/dP = -2$

فارمولاء:

$$(Ed = (dQ/dP) \times (P/Q)$$

اب توازنی قیمت اور مقدار رکھیں:

$$P = 15, Q = 30$$

$$Ed = (-2) \times (15 \div 30)$$

$$Ed = -2 \times 0.5$$

$$Ed = -1$$

چونکہ لچک کو *absolute value* میں لیا جاتا ہے:

$$Ed = 1$$

یعنی طلب کی لچک اکائی لچکدار (*Unitary Elastic*) ہے۔

(ب) رسد کی لچک (*Elasticity of Supply*)

رسد کی مساوات ہے:

$$Q_s = 15 + P$$

$$dQ/dP = 1$$

فارمولاء:

$$(Es = (dQ/dP) \times (P/Q)$$

اب توازنی قیمت اور مقدار رکھیں:

$$P = 15, Q = 30$$

$$Es = (1) \times (15 \div 30)$$

$$Es = 15 \div 30$$

$$Es = 0.5$$

یعنی رسد کی لچک = 0.5 (غیر لچکدار supply)

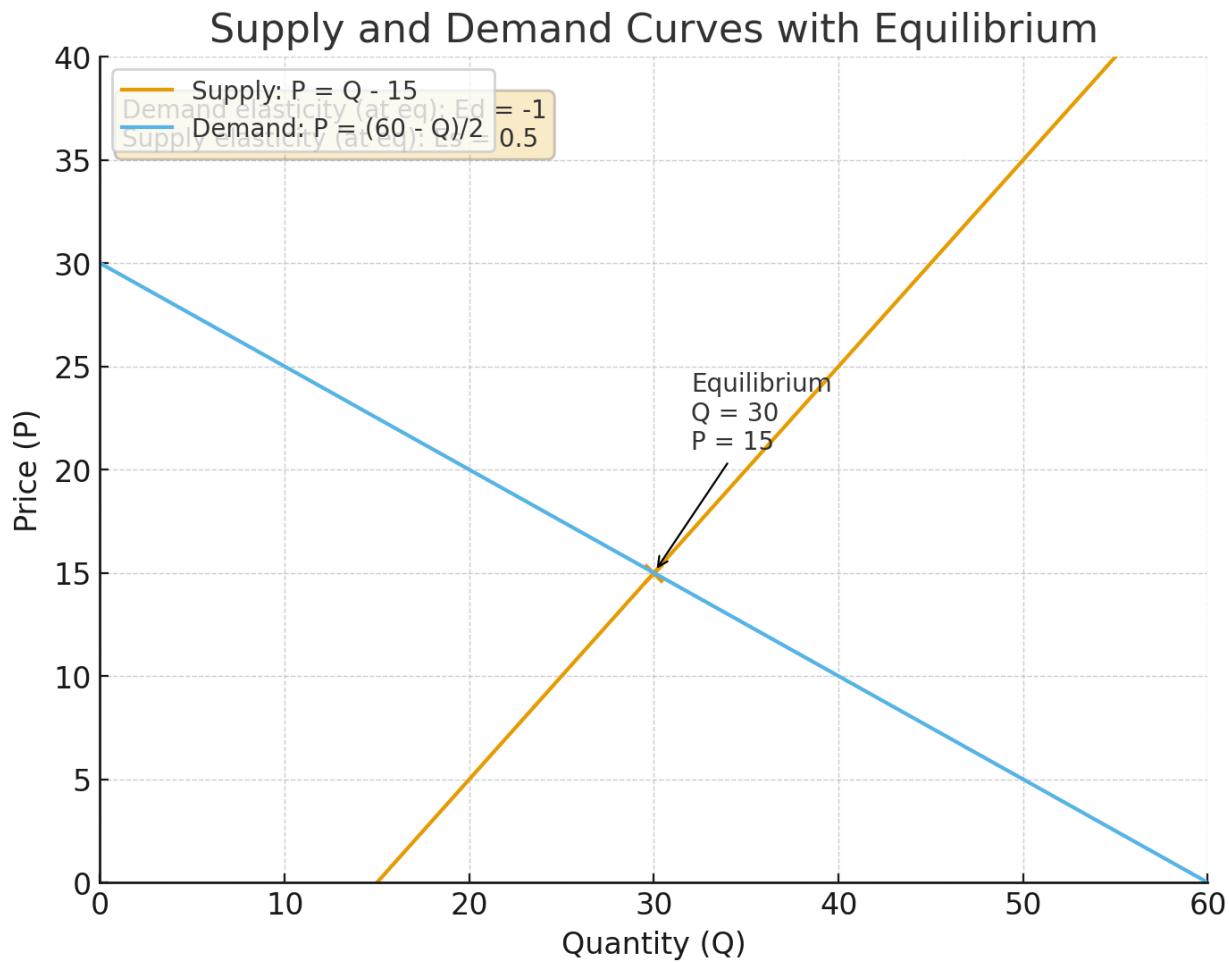
حتمی جواب:

• توازنی قیمت = 15

• توازنی مقدار = 30

• طلب کی لچک = 1

• رسد کی لچک = 0.5



توازنی ڈایاگرام نیچے موجود تصویر میں دیا گیا ہے

توازنی قیمت اور مقدار: $P = 15, Q = 30$

توازنی حالت میں طلب کی لچک: $|Ed| = 1$

توازنی حالت میں رسد کی لچک: $Es = 0.5$

ڈایاگرام کی وضاحت (مختصر):

- نیلے خط پر مانگ (Demand: $P = (60 - Q)/2$) دکھائی گئی ہے۔

- زرد خط پر رسد ($P = Q - 15$) دکھائی گئی ہے۔
- جہاں یہ دونوں ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں وہی توازن ہے ($Q=30, P=15$)؛ وہاں نقطہ مارک اور لیبل کیا گیا ہے۔
- تصویر کے اندر ٹیکسٹ باکس میں توازنی لچکیں بھی دکھائی گئی ہیں۔

سوال نمبر 4۔ (الف) کل مصارف سے کیا مراد ہے؟ مداخل اور مصارف کے مابین فرق کی وضاحت ایک ٹیبل کی مدد سے کیجئے۔

کل مصارف (Total Cost) کی تعریف

کل مصارف سے مراد وہ تمام اخراجات ہیں جو کسی بھی فرم کو پیداوار کے عمل کے دوران برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ اس میں خام مال، مزدوری، کرایہ، مشینری کی دیکھ بھال، ایندھن، بجلی اور دیگر تمام اخراجات شامل ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، کل مصارف وہ مجموعی رقم ہے جو کسی خاص مقدار میں اشیاء یا خدمات پیدا کرنے پر خرچ کی جاتی ہے۔

فارمولے کی شکل میں:

$$TC = TFC + TVCTC = TFC + TVC$$

جہاں:

(Total Cost) = کل مصارف \bullet

(Total Fixed Cost) = کل مستقل مصارف \bullet

(Total Variable Cost) = کل تغیر پذیر مصارف \bullet

مداخل اور مصارف کا فرق

اب ہم مداخل (Revenue) اور مصارف (Cost) میں فرق کو ٹیبل کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔

پہلو	مداخل (Revenue)	مصارف (Cost)	تعریف
حسا	مداخل = قیمت × مقدار ($TR = P \times Q$)	مصارف = مقررہ + متغیر مصارف ($TC = TFC + TVC$)	وہ رقم جو فرم کو اپنی پیداوار کے عمل میں فروخت کرنے کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے
ب	(Income)	(Expenditure)	نوع آمدنی (Income) پت
مقصد	منافع کمانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کیا جاتا ہے	پیداوار کے عمل کو جاری رکھنے کے لئے برداشت کیا جاتا ہے	
مثال	اگر ایک پرودکٹ کی قیمت 100 روپے ہے اور 50 یونٹ فروخت ہوں تو کل مداخل = 5000	اگر ان 50 یونٹ بنانے میں خام مال، مزدوری اور دیگر اخراجات 3000 روپے آئیں تو کل مصارف = 3000	

خلاصہ

- کل مصارف: پیداوار پر ہونے والے تمام اخراجات کا مجموعہ۔
- کل مداخل: پیداوار فروخت کرنے سے حاصل ہونے والی کل آمدنی۔
- فرق: مداخل آمدنی ہے جبکہ مصارف اخراجات ہیں۔ اگر مداخل > مصارف تو منافع ہوگا، اور اگر مصارف > مداخل تو خسارہ ہوگا۔

سوال نمبر 4۔ (ب) پیداوار اور کل مصارف کے مابین فرق کو ایک ٹیبل اور ڈائیگرام کی مدد سے واضح کیجئے۔

پیداوار (Production) کی تعریف

پیداوار سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعے وسائل (زمین، محت، سرمایہ اور تنظیم) کو استعمال کرتے ہوئے اشیاء یا خدمات تیار کی جاتی ہیں تاکہ انسانی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ یہ مادی یا غیر مادی دونوں صورتوں میں ہو سکتی ہے۔

کل مصارف (Total Cost) کی تعریف

کل مصارف سے مراد وہ تمام اخراجات ہیں جو پیداوار کے عمل میں کئے جاتے ہیں۔ اس میں مقررہ (Fixed) اور متغیر (Variable) دونوں قسم کے اخراجات شامل ہوتے ہیں۔

فرق پیداوار اور کل مصارف کے درمیان

اب ہم ٹیبل کی شکل میں پیداوار اور کل مصارف کا فرق واضح کرتے ہیں:

کل مصارف (Total Cost)

پیداوار (Production)

پہلو

پیداوار کے دوران کئے گئے تمام اخراجات

تعزیز وسائل کو استعمال کر کے اشیاء و خدمات

یف بنانا

نوع مقدار (Quantity)	بیت	رقم (Money terms)
پیما نش	یونٹس میں (مثلاً 10 کارین، 50 کتابیں)	روپے میں (مثلاً 1000 روپے، 5000 روپے)
مق صد پوری ہوں	زیادہ سے زیادہ اشیاء بنانا تاکہ ضروریات کرنا تاکہ منافع حاصل ہو	اخراجات کو کنٹرول
تعلق	جیسے جیسے پیداوار بڑھے گی ویسے ہی اخراجات (کل مصارف) بھی بڑھیں گے	اخراجات کا تعلق براہ راست پیداوار سے ہے
مثال	100 موبائل فون تیار کرنا	ان 100 فونز پر 2 لاکھ روپے خرچ ہونا

ڈایاگرام کی وضاحت

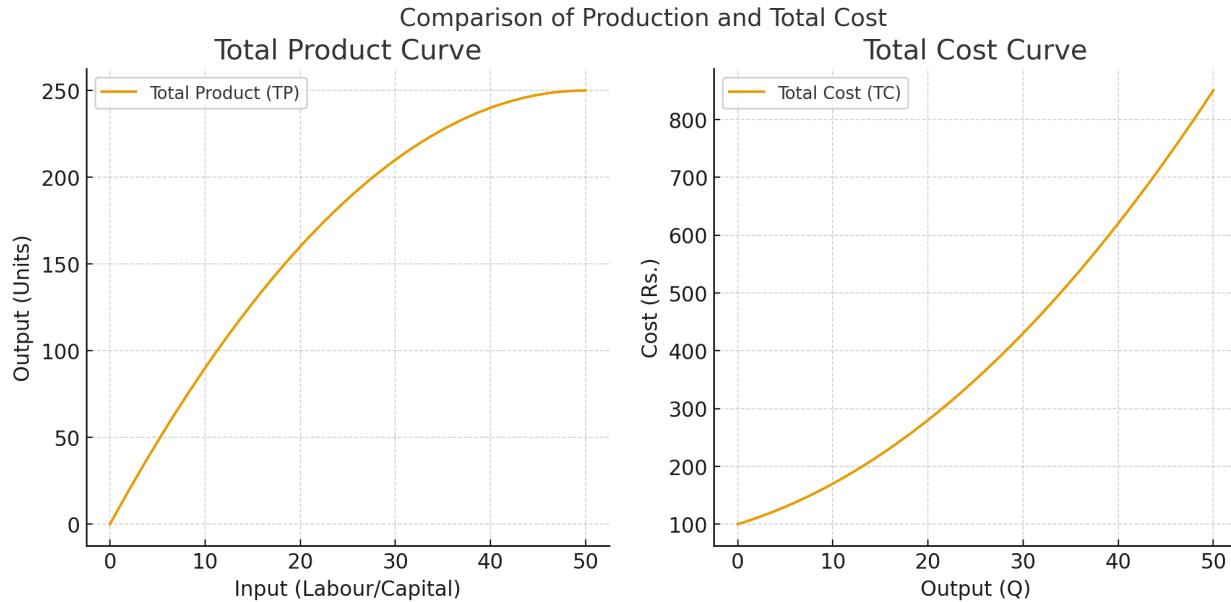
ڈایاگرام میں عام طور پر کل پیداوار (**Total Product - TP**) کو ایک گراف پر دکھایا جاتا ہے اور کل مصارف (**Total Cost - TC**) کو دوسرے گراف پر۔

1. کل پیداوار (**TP Curve**): جیسے جیسے وسائل بڑھتے ہیں، پیداوار بھی بڑھتی ہے لیکن بڑھنے کی رفتار وقت کے ساتھ کم ہوتی ہے (قانون تنافصی پیداوار - *Law of Diminishing Returns* -).

2. کل مصارف (**TC Curve**): کم پیداوار پر صرف مقررہ اخراجات ہوتے ہیں، لیکن جیسے جیسے پیداوار بڑھتی ہے متغیر اخراجات بھی شامل ہو کر کل اخراجات بڑھاتے ہیں۔

ڈایاگرام (Production vs Cost)

ڈایاگرام جو پیداوار اور کل مصارف کے فرق کو واضح کرتا ہے —



● بائیں طرف کا گراف کل پیداوار (TP Curve) دکھاتا ہے: شروع میں تیزی سے بڑھتی ہے، پھر آہستہ آہستہ کم رفتار سے بڑھتی ہے۔

● دائیں طرف کا گراف کل مصارف (TC Curve) دکھاتا ہے: شروع میں صرف مقررہ اخراجات ہوتے ہیں، لیکن جیسے جیسے پیداوار بڑھتی ہے، کل مصارف بھی مسلسل بڑھتے ہیں۔

سوال نمبر 5

(1) آدم سمٹھ کے مطابق معاشیات کی تعریف

آدم سمٹھ جدید معاشیات کے بانی سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے 1776ء میں اپنی مشہور کتاب "The Wealth of Nations" شائع کی، جس نے معاشیات کے مطالعے میں انقلاب برپا کیا۔ آدم سمٹھ کے مطابق معاشیات دراصل قوموں کی دولت کے بارے میں علم ہے۔ ان کے نزدیک یہ علم اس بات کا مطالعہ کرتا ہے کہ:

- دولت کس طرح پیدا ہوتی ہے؟
- دولت کس طرح مختلف طبقات اور افراد کے درمیان تقسیم ہوتی ہے؟
- اور دولت کو کس طرح استعمال میں لایا جاتا ہے؟

یعنی آدم سمٹھ معاشیات کو دولت پر مرکوز علم قرار دیتے ہیں۔ وہ انسانی رویوں یا فلاح و بہبود کے بجائے زیادہ زور قومی دولت کی پیداوار اور اضافے پر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک ایک کامیاب قوم وہ ہے جو زیادہ سے زیادہ دولت پیدا کرے اور اسے بہتر انداز میں استعمال کرے۔

مثال: اگر ایک ملک کی معیشت میں کپڑا، اناج، اور مشینری زیادہ مقدار میں پیدا ہو رہی ہے تو اس ملک کو دولت مند کہا جائے گا۔

خلاصہ یہ کہ آدم سمٹھ کے مطابق معاشیات کو "دولت کا علم" کہا جا سکتا ہے، کیونکہ اس کا اصل موضوع دولت کی پیداوار، تقسیم اور استعمال ہے۔

(ii) کمتر شے کے کیس میں خط طلب

کمتر شے (Inferior Good) وہ اشیاء یا خدمات ہیں جن کی طلب آمدنی بڑھنے پر کم ہو جاتی ہے اور آمدنی کم ہونے پر زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ عام اشیاء کے برعکس خصوصیت رکھتی ہیں۔

وضاحت:

• عام اشیاء (Normal Goods) کی طلب آمدنی بڑھنے سے زیادہ ہوتی ہے۔

• لیکن کمتر اشیاء (Inferior Goods) کی طلب آمدنی بڑھنے سے کم ہو جاتی ہے کیونکہ صارف زیادہ معیاری اشیاء کو ترجیح دینے لگتا ہے۔

مثال:

1. اگر کسی شخص کی آمدنی کم ہے تو وہ سستا آٹا یا عام چاول خریدے گا۔

2. لیکن جب اس کی آمدنی بڑھ جائے گی تو وہ اعلیٰ معیار کے آٹا یا باسمتی چاول کو ترجیح دے گا، اور سستا آٹا خریدنا کم کر دے گا۔

خط طلب (Demand Curve) کی خصوصیت:

• عام طور پر خط طلب نیچے کی طرف ڈھلوان رکھتا ہے (قیمت کم ہو تو طلب زیادہ ہوتی ہے)۔

• لیکن آمدنی میں تبدیلی کے اثر سے کمتر اشیاء کی طلب کم ہو جاتی ہے۔

- لہذا، آمدنی کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے، ان اشیاء کی طلب منفی (Negative) تعلق رکھتی ہے۔

(iii) کیا اثرِ استبدالی ہمیشہ منفی ہوتا ہے؟

اثرِ استبدالی (Substitution Effect) اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی شے کی قیمت بدلتی ہے اور صارف اپنی کھپت کو متبادل اشیاء کی طرف منتقل کرتا ہے۔

وضاحت:

- اگر کسی شے کی قیمت کم ہو جائے تو یہ شے دوسری متبادل اشیاء کے مقابلے میں نسبتاً سستی ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے صارف اس شے کو زیادہ اور دوسری اشیاء کو کم خریدتا ہے۔
- اگر کسی شے کی قیمت بڑھ جائے تو صارف اس کے بجائے متبادل اشیاء کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اہم نکتہ:

- اثرِ استبدالی ہمیشہ مثبت (Positive) ہوتا ہے، کیونکہ قیمت کم ہونے پر اس شے کی طلب بڑھتی ہے۔
- البتہ مجموعی طلب میں تبدیلی کے پیچھے اثرِ آمدنی (Income Effect) اور اثرِ استبدالی (Substitution Effect) دونوں شامل ہوتے ہیں۔

- گیفن اشیاء کے کیس میں طلب کا رویہ غیر معمولی ہو سکتا ہے، لیکن اثر استبدالی ہمیشہ مثبت ہی رہتا ہے۔

مثال:

اگر چائے اور کافی متبادل اشیاء ہیں:

- جب چائے کی قیمت کم ہو گی تو لوگ زیادہ چائے پئیں گے اور کم کافی استعمال کریں گے۔
- یہ اثر ہمیشہ مثبت ہے کیونکہ صارف کم قیمت والی چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

(iv) پیداوار اور کل مصارف

پیداوار (Production):

پیداوار سے مراد وہ عمل ہے جس کے ذریعے مختلف وسائل جیسے زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم کو ملا کر اشیاء یا خدمات تیار کی جاتی ہیں تاکہ انسانی ضروریات پوری ہوں۔ پیداوار مادی بھی ہو سکتی ہے (گاڑیاں، کپڑا، اناج) اور غیر مادی بھی (تعلیم، صحت، ٹرانسپورٹ سروس)۔ پیداوار کی پیمائش عام طور پر یونٹس میں کی جاتی ہے، مثلاً 100 گاڑیاں یا 500 کتابیں۔

کل مصارف (Total Cost):

کل مصارف سے مراد وہ تمام اخراجات ہیں جو پیداوار کے دوران کئے جاتے ہیں۔ ان میں خام مال، مشینری، کرایہ، مزدوروں کی تنخواہیں، ایندھن، بجلی اور دیگر اخراجات شامل ہوتے ہیں۔

فارمولہ:

$$TC = TFC + TVC$$

• $TFC =$ کل مستقل اخراجات

• $TVC =$ کل تغیر پذیر اخراجات

فرق ٹیبل کی صورت میں:

کل مصارف (Total Cost) پہلو پیداوار (Production)

تعریف وسائل کو استعمال کرکے اشیاء و پیداوار کے دوران کئے گئے اخراجات

پیما مقدار (Quantity) مثلاً 50
ئش گاڑیاں رقم (Money) مثلاً 5 لاکھ روپے

نوع آٹھ پٹ (Output)
بیت اخراجات (Expenditure)

مق زیادہ سے زیادہ اشیاء تیار کرنا
صد منافع حاصل ہو اخراجات کو کنٹرول کرنا تاکہ

مثال 100 موبائل تیار کرنا

ان 100 موبائلز پر 2 لاکھ
روپے خرچ ہونا

ڈایاگرام کی وضاحت:

1. پیداوار کا خط (*Total Product Curve*) عام طور پر شروع میں تیزی سے بڑھتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ بڑھنے لگتا ہے (قانونِ تناقصی پیداوار)۔
2. کل مصارف کا خط (*Total Cost Curve*) مقررہ اخراجات سے شروع ہوتا ہے اور پیداوار بڑھنے پر تیزی سے اوپر جاتا ہے۔